دامن کو زرا دیکھ

محمد اختر رضا القادری

دامن کو زرا دیکھ

محمد اختر رضا القادری

تاریخ اسلام میں کبھی بھی اختلافی نہ رہنے والے اسلام کے بنیادی عقیدہ "عقیدہ ختم نبوت" کے معنی ہیں کہ سلسلہ نبوت خاتم المرسلین ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ کیلیے ختم ہو چکا ہے جس کو قرآن کریم یوں بیان فرماتا ہے کہ! **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** ط[1] (اے لوگو) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں وہ اللہ تعالی کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے (سب سے آخری نبی) ہیں۔

اور خاتم الانبیا ﷺ فرماتے ہیں لا نبی بعدی[2] میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ سے اُمت مرحومہ نے ہمیشہ اسکے ظاہری معنی ہی مراد لیے ہیں اور یہی معنی سمجھے اور بیان فرمائے ہیں کہ قیامت تک کسی کو نبوت کا ملنا محال ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے کہ **اذا لم یعرف الرجل ان محمدا** ﷺ **آخر الانبیاء فلیس بلم لانہ من الضروریات** (۳) یعنی جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد ﷺ تمام انبیاء کرام میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ ضروریات دین سے ہے۔ضروریات دین کی وضاحت فرماتے ہوئے حجۃ الاسلام شہزادہ اعلیٰ حضرت علامہ محمد حامد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ! [[ضروریات دین جن کا منکر کافر ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث تواتر یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہے کو گنجائش نہ تاویل کو راہ]][4]

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ! [[آیہ کریمہ **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** مثل حدیث متواتر **لا نبی بعدی** قطعاً عام اور اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماع اُمت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل وقال اصلاً مسموع نہیں]][5]

اگر کوئی بھی شخص حضور سید عالم ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کے نبی ہونے کو جائز مانے تو وہ آیت مبارکہ **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** کا انکار کرتا ہے۔اور یہ بات مسلّم کہ قرآن کریم کے ایک حرف کا انکار تمام قرآن کا انکار ہے جیسا کہ تفسیر ابن جریر میں مروی ہے کہ! **عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کان من کفر بحرف**

من القرآن او باية فقد كفر به كلمه یعنی قرآن کی ایک آیت یا ایک حرف کا بھی کوئی انکار کرے تو گویا اس نے تمام قرآن کا انکار کر دیا۔۶

جب ایک حرف کا انکار پورے قرآن کا انکار ہے تو ایک پوری آیت کا انکار کس طرح جائز ہوگا۔ مخبر صادق خاتم الانبیاء ﷺ فرماتے ہیں کہ:[[وانه سيكون فى أمتى كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبى وانا خاتم النبيين لا نبى بعدى]]۔ بے عنقریب میری اُمت میں تیس جھوٹے (نبوت کے دعویدار) پیدا ہوں گے ان میں ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

نبوت کا دروازہ تو اب بند ہو گیا مگر ایک اور دروازہ کھل گیا جس سے تیس جھوٹوں کو نکلنا ہے اور اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک تیس جھوٹے پیدا نہیں ہوتے۔ اب جب بھی کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کرے تو اسے پرکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ میرے سچے نبی نے فرما دیا کہ لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس جھوٹے سے دعویٰ یا معجزہ طلب کرنا کفر ہے۔ ان جھوٹوں میں سب سے بڑا کذاب بندہ برطانیہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو کہ استعمار کی پیداوار ہے جس نے ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۱ء میں نبوت کا۔

اس برٹش برانڈ نبی کے دعویٰ نبوت سے پہلے ہی حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸۹۰ء میں حج کے موقعہ پر حجاز مقدس میں مستقل سکونت کا ارادہ فرمایا تو اس وقت کے معروف بزرگ (جو اکابرین علماء دیوبند کے پیر بھی ہیں) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ وطن تشریف لے جائیں کیونکہ ہند میں ایک بہت بڑا فتنہ اُٹھنے والا ہے اس وقت اگر آپ خاموش بھی بیٹھے رہیں تو علماء اس فتنہ کی زد سے محفوظ رہیں گے چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے۔۸

۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک مرزا غلام احمد قادیانی نے "براہین احمدیہ" نامی کتاب کے چار حصے شائع کئے جن کی ضخامت تقریباً ۵۶۲ صفحات ہے جبکہ ۱۸۷۹ء میں اس کتاب کے پچاس جلدوں پر مشتمل ہونے کا اشتہار دیا تھا اور اس کی اشاعت کیلیے چندہ کی اپیل کی تھی۔ اس کتاب کی اشاعت کے ساتھ ہی علمائے حق اہلسنت وجماعت اور مشائخ عظام نے مرزا قادیانی کی خوب خبر لی۔ اس پر کفر کے فتوے صادر فرمائے اور اس ملعون کے رد میں کتب لکھیں بعد میں دوسرے فرقوں کے لوگ بھی اس تحریک کا حصہ بنے مرزا قادیانی کی زندگی میں جن علمائے اہلسنت وجماعت نے اسکا رد کیا اور اسے کافر قرار دیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، پیر مہر علی شاہ، مولانا حامد رضا خان بریلوی، پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری، اللہ بخش تونسوی، مولانا غلام دستگیر قصوری، مولانا کرم دین، مولانا غلام قادر بھیروی، مولانا فقیر محمد جہلمی، مولانا اصغر علی روحی، مولانا رحمت اللہ کیرانوی، مولانا غلام اللہ قصوری، مولانا عبداللہ گجراتی، پیر ضیاالدین سیالوی، مولانا سید دیدار علی شاہ

محدث الوری، مفتی عبداللہ ٹونکی، پیر معظم الدین مرولہ والہ، پیر محمد حسین مراد آبادی، مفتی عبدالغفار گولیار، مولانا لطف اللہ حیدر آبادی، مولانا عبداللہ گڑھی پٹھاناں راولپنڈی، مولانا کلیم اللہ مجھیانہ گجرات، پیر خلیل الرحمٰن ہانسوی، مولانا ابوالخیری مجددی دہلوی، قاضی سلطان محمود اعوان گجرات، مولانا غلام محمد بگوی، مولانا عبدالسمیع راجپوری، پیر عبدالخالق جہاں خیلاں، پیر عبدالرحمٰن چنوپروی، شیخ نظام الدین بریلوی، پیر سراج الحق کرنالوی، مولانا نواب الدین سنکوہی، پیر سید عبدالغفار باجوخیلاں، پیر محمد چراغ چکوڑی بھیلوال گجرات، پیر عبدالعزیز چاچڑ شریف، خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف، پیر احمد علی بٹالوی، مولانا احمد بھوئی، مولانا عبداللہ جلوموڑ، مولانا نور احمد ملتانی، مولانا محمد نور الحق شاہ پور، مولانا شاہ عبدالعزیز باغبانپوری، مولانا محمد غازی راولپنڈی، مولانا سراج الدین گولڑہ، مولانا غلام مصطفےٰ لاہور، مولانا محکم الدین لاہور، مولانا عبداللطیف افغانی، مولانا جمال الدین راولپنڈی، مولانا محمود الدین ڈی جی خان، مولانا غلام احمد لاہور، مولانا عبدالرحیم واعظ لاہور، مولانا شہاب الدین مرولہ، مولانا فتح محمد جموں۔[9]

ان علمائے کرام رحم اللہ علیہم کے علاوہ بھی بہت سے علماء اس تحریک کا حصہ ہوں گے جن کے اسمائے گرامی تک صاحب مضمون کی رسائی نہ ہوئی ہوگی۔ اس کے برعکس کچھ علماء وہ بھی تھے جن سے یا جن کی وجہ سے مرزا قادیانی کی خبیث تحریک کو تقویت ملی مگر افسوس کہ آج تاریخ کو مسخ کیا جا رہا ہے اور منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے کے مصداق تاریخ رقم کی جارہی ہے۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی جن کا فتویٰ ہے کہ من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر یعنی جو قادیانی کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ مرزا قادیانی کی کتاب "براہین احمدیہ" جب شائع ہوئی تو مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب نے اس پر اپنے رسالہ "اشاعت السنہ" ج ۷ میں مفصل ریویو لکھا جو قریباً پونے دوسو صفحات پر محیط ہے۔[10]

مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب مرزا قادیانی کے رفیق و دوست تھے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ مؤلف براہین احمدیہ (قادیانی) کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں ہمارے معاصرین سے ایسے کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہی نہیں بلکہ اوائل عمر میں ہمارے ہم مکتب بھی رہے ہیں۔[11]

مسلک اہل حدیث کے مشہور عالم دین مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی صاحب نے لاہور میں کانفرنس منعقدہ ۱۹۴۹ء کے صدارتی خطبے میں فرمایا اس سے پیشتر اسی طرح اختلاط سے جماعت اہل حدیث کے کثیر التعداد لوگ قادیانی ہو گئے تھے جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ابتداء میں مولانا سعید محمد حسین بٹالوی نے مرزا غلام احمد قادیانی سے ان کو الہامی مان کر انکی موافقت کی اور انکی تائید میں اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں زوردار مضامین بھی لکھتے رہے جس سے جماعت اہل حدیث کے معزز افراد مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو گئے۔[12]

مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب نے مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ پر جو ریویو لکھا تھا قادیانی آج بھی اسے شائع کر کے مرزائیت کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔اس ریویو سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں!

[[یہ کتاب اس زمانہ کی موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔**لعلی اللہ یحدث بعد ذلک امرا**۔اور اس کا مولف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ سماج و برہمو سماج سے اس زور وشور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور وہ چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنھوں نے اس کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھایا ہو اور مخالفین اسلام ومنکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اسکا تجربہ ومشاہدہ کرے اور اس تجربہ ومشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو]]۔۱۳

اسی ”براہین احمدیہ“ کے متعلق مولوی محمد لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں کہ![[راقم الحروف مولوی عبداللہ صاحب و مولوی اسماعیل صاحب نے براہین کو دیکھا تو اس میں کلمات کفریہ انبار در انبار پائے اور لوگوں کو قبل از دوپہر اطلاع کردی گئی کہ یہ شخص مجدد نہیں بلکہ زندیق اور ملحد ہے]]۔۱۴

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ علمائے لدھیانہ کو جس کتاب میں کلمات کفریہ انبار در انبار نظر آتے ہیں اسی کتاب میں بٹالوی صاحب کو حمایت اسلام نظر آتی ہے اور فرماتے ہیں کہ![[براہین احمدیہ ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔۱۵

اسی براہین احمدیہ کے مصنف مرزا قادیانی کو علمائے لدھیانہ تو زندیق وملحد قرار دیں اور مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب اس ملعون کے متعلق فرمائیں کہ![[اسکا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے]]۔۱۶

مولانا رفیق احمد دلاوری صاحب رقم طراز ہیں کہ![[براہین کی اشاعت کے زمانہ میں اور اس کے کئی سال بعد تک مولوی محمد حسین مرحوم بٹالوی مرزا صاحب کے ہم نوالہ وہم پیالہ تھے بلکہ قادیانی تقدس کی بیل دراصل مولوی محمد حسین ہی کی کوششوں سے منڈھے چڑھی تھی]]۔۱۷

مولانا محمد رفیق دلاوری آگے لکھتے ہیں![[مرزا صاحب نے اعلان کیا تھا کہ میں نے سراج منیر سے ایک کتاب محاسن اسلام پر لکھی ہے اسکی طباعت پر ۱۴۰۰ روپے لاگت آئے گی اور اپیل کی کہ اگر مجھے ۱۴۰۰ روپے عطا کیے جائیں تو میں اس

کتاب کو چھپواؤں۔لوگوں نے خوب چندہ دیا لیکن مرزا صاحب نے ایک خطیر رقم وصول کر لینے کے بعد بالکل خاموشی اختیار کر لی چونکہ براہین احمدیہ کی رقمیں بھی کھائے بیٹھے تھے اس لیے ایک مرتبہ مولوی محمد حسین نے سمجھایا کہ پہلے براہین کی رقمیں تمہارے ذمہ واجب الادا تھیں اب تم نے سراج منیر کا بھی ۱۴۰۰ روپیہ وصول کر کے چپ سادھ لی ہے۔یہ بد معاملگی بدنامی کا باعث ہے مرزا صاحب نے کچھ حیلے حوالے کر کے بات کو ٹال دیا۔کسی قدر وقفہ کے بعد مولوی صاحب نے مکرر سمجھایا کہ جب لوگ رقمیں مدت سے دے چکے ہیں تو تم کتاب چھپوا کر لوگوں کی شکایت کیوں دور نہیں کر دیتے؟ یہ ایک دوستانہ ہمدردانہ مشورہ تھا لیکن الہامی صاحب نے اس کو بہت برا منایا اور فرط غیظ میں کہا میں نے تمہاری وساطت سے روپیہ نہیں لیا تھا جو تم خواہ مخواہ بیچ میں کود پڑے ہو اور کہا کہ چندہ دینے والے تو خاموش ہیں اور تم تقاضے کیے جاتے ہو اور اگر ان لوگوں نے تمہیں اپنا وکیل مقرر کیا ہے تو اپنا وکالت نامہ دکھاؤ۔یہ لٹکا سا جواب سن کر مولوی صاحب کلیجہ مسوس کر رہ گئے اور مرزا صاحب سے قطع تعلق کر لیا]]۔۱۸

رفیق احمد دلاوری صاحب نے اس واقعہ کو پہلی بنائے مخاصمت نام دیا ہے پھر مخاصمت کس طرح آگے بڑھی رئیس قادیاں مرقوم ہے مولانا مشتاق احمد چنیوٹی صاحب لکھتے ہیں کہ![[پنجاب سے مراد علمائے لدھیانہ ہیں جنہوں نے ۱۳۰۱ھ میں سب سے پہلے فتویٰ دیا پھر مولانا غلام دستگیر قصوری ہیں جنہوں نے ۱۳۰۲ھ میں اس پر کفر کا فتویٰ دیا پھر مولانا غلام دستگیر قصوری نے فتویٰ مرتب کر کے ۱۳۰۳ھ میں بلاد عرب میں بھیجا وہاں سے علمائے حرمین نے مرزا قادیانی پر کفر کے فتویٰ کی توثیق کی اور یہ فتویٰ بلاد عرب سے ۱۳۰۵ھ میں واپس ہوا جبکہ مولانا بٹالوی نے ۱۳۰۸ھ کے بعد کہیں جا کر فتویٰ دیا]]۔۱۹

مسلک اہل حدیث کے ایک اور نامور عالم دین مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب جنکے بعض فتوے قادیانی تحریک کو تقویت پہنچاتے نظر آتے ہیں اور ان کے ہم مسلک لوگ ان کو بعض وجوہ کی بنا پر طعن وتشنیع کرتے ہیں جن میں مولانا موصوف کی لکھی ہوئی تفسیر سر فہرست نظر آتی ہے چنانچہ عبدالعزیز صاحب سیکرٹری جمعیۃ مرکزیہ اہل حدیث ہند لاہور فیصلہ مکہ میں لکھتے ہیں کہ جس وقت مولوی ثناءاللہ صاحب کی تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن شائع ہوئی تو علمائے خاندان غزنویہ قطعاً اس سے ناآشنا تھے کہ اس میں کیا ہے کیا نہیں۔مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ہی وہ پہلے شخص ہیں جو مولانا عبدالجبار غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی ثناءاللہ صاحب کی تفسیر (عربی) کو جماعت اہل حدیث کے لیے ایک فتنہ قرار دیا اور کہا کہ مرزائی فتنہ سے یہ زیادہ فتنہ ہے]]۔۲۰

مولانا ثناءاللہ صاحب اس الزام کو قبول کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔اس چیز کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب کبھی کسی نے مولوی ثناءاللہ سے بات چیت کی اور سختی سے باز پرس کی اور مولوی صاحب کو کوئی مفر یا جائے پناہ نہ ملی تو آخر میں یہ حربہ اختیار کرتے کہ میرا عقیدہ تو یہ نہیں ہے چونکہ میں مناظر ہوں اس لیے محدثین کرام کے خلاف یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔۲۱

اسی فیصلہ مکہ میں مولانا موصوف کے متعلق لکھا گیا ہے کہ!

☆ پس اسکے کفر اور مرتد ہونے میں کوئی شک نہیں ۲۲

☆ پس اس سے بچنا اور کنارہ کشی اختیار کرنا واجب ہے۔ ۲۳

☆ اور جو شخص مولوی ثناءاللہ کی حمایت میں کسی سے جھگڑے اس سے بھی کنارہ کشی اختیار کرنی واجب ہے۔ ۲۴

☆ یہ ایک بدعتی اور گمراہ کی کلام ہے۔ ۲۵

☆ اسکے علاوہ اس کتاب میں جس قدر آپ کے خلاف سخت الفاظ استعمال کیے گئے ہیں شاید کسی دوسری کتاب میں نہ ملیں۔ اسی کتاب میں ہے کہ![[آپ (ثناءاللہ امرتسری) نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ مرزائی کیوں نہیں؟

☆ آپ نے فتویٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں؟

☆ آپ نے مرزائیوں کو عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسلمان مانا اس سے آپ مرزائی کیوں نہیں؟ ۲۶

مذکورہ بالا باتیں اس وقت سامنے آئیں جب مولانا ثناءاللہ امرتسری صاحب نے ہماری جماعت کے مشہور مخلص مجاہد (مولانا سید اسماعیل غزنوی) نائب صدر کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ وہ مرزائی ہیں اور یہ جلسے جس قدر ہو رہے ہیں سب مرزائی اثر سے ہو رہے ہیں اور یہ سارا خرچہ اسی طرف سے آرہا ہے۔ ۲۷

مولانا ثناءاللہ امرتسری صاحب سردار اہل حدیث "شیخ الاسلام، فاتح قادیاں اور محدث اعظم" جیسے القابات سے یاد کیے جاتے ہیں آپ فتویٰ فرماتے ہیں کہ!

سوال۔ سنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ و مرزائیوں کی اقتداء جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ بموجب حدیث **اجعلوا ایمتکم خیارکم** ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو بحکم **وارکعو مع الراکعین** مل جانا جائز ہے۔ ۲۸

مولانا موصوف نے خواجہ حسن نظامی صاحب کو مخاطب کر کے لکھا کہ![[میرا مذہب اور عمل یہ ہے کہ ہر کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی]]۔ ۲۹

مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء کو واصل جہنم ہوا اور مولانا ثناءاللہ امرتسری نے ۱۹۱۵ء میں قادیانیوں کی اقتداء میں نماز جائز ہونے کا فتویٰ دیا تو پھر قادیانی سے آپ کا جھگڑا کس بات پر تھا؟ محمد شفیع الحسن صاحب آف سکندر آباد نے مولانا ثناءاللہ کو تحریری طور پر مرزائی کی اقتداء کے مسئلہ پر منع کیا مگر مولانا موصوف اس اقتداء کے جواز پر قائم رہے انکے علاوہ خیر الدین صاحب لوہاری نے دہلی سے مولانا ثناءاللہ کو اس مسئلہ سے رجوع کرنے کے متعلق لکھا تو مولانا نے اسکے جواب میں لکھا کہ![[عرصہ ہوا

اخبار اہل حدیث میں اس سلسلہ پر دیر تک مذاکرہ ہوا جناب حافظ عبدالمنان صاحب، مولانا حافظ عبداللہ صاحب، جناب شاہ عین الحق صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب وغیرہ علماء نے اتفاق (مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے) فرمایا تھا۔۳۰ اس کی وضاحت فیصلہ مکہ صفحہ ۷ پر موجود ہے۔ قادیانیوں کو اسلامی فرقہ قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ! [[مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطۂ محمدیت کی وجہ سے میں ان کو بھی اس (اسلامی فرقوں) میں شامل جانتا ہوں]]۔۳۱

مرزائی عورت سے نکاح کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ! [[اگر عورت مرزائن ہے اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو میرے ناقص علم میں نکاح جائز ہے]]۳۲۔

علمائے دیوبند میں مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب ایک خاص مقام رکھتے ہیں مولانا مشتاق احمد چنیوٹی لکھتے ہیں! [[مولانا رشید احمد گنگوہی علمائے دیوبند کے پیر ومرشد ہیں حدیث اور تصوف میں سب سلسلے آپ تک پہنچتے ہیں آپ ایک ممتاز محدث، فقیہہ اور صوفی تھے آپ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ اجل اور دارالعلوم دیوبند کے سر پرست تھے]]۔۳۳

جب مرزا قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ کے چار حصے ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۴ء تک شائع کیے اور علماء نے اس کے مندرجات پر کفر کے فتوے عائد کیے تو اس موقعہ پر اکثر نے تکفیر کی رائے کو تسلیم نہ کیا بلکہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے اس تکفیری تحریر کی تردید میں ایک طومار لکھ کر روانہ کیا اور قادیانی کو مرد صالح قرار دیا اور ایک نقل اس کی مولوی شاہ دین ومولوی عبدالقادر مریدوں کے پاس روانہ کی۔ چنانچہ مولوی شاہ دین نے برسر بازار روبرو مریدان منشی احمد جان ومتبعان قادیانی یہ کہہ کر کہ مولوی رشید احمد نے مولوی صاحبان کی تردید میں تحریر ارسال فرمائی ہے پھر اس کے اکثر پچو معنی کر کے زور وشور کیساتھ سنایا۔۳۴

مولانا محمد رفیق احمد دلاوری علمائے دیوبند میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں آپ اپنی کتاب رئیس قادیاں میں لکھتے ہیں کہ جن حضرات نے فتوئ تکفیر سے اختلاف کیا ان میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب چشتی جو ان دنوں علمائے حنفیہ میں نہایت ممتاز حیثیت رکھتے تھے اور اطراف واکناف ملک کے حنفی شائقین علم حدیث اس فن کی تکمیل کیلیے ان کے چشمۂ فیض پر پہنچ کر تشنگی سعادت سے سیراب ہو رہے تھے سب سے پیش پیش تھے انہوں نے علمائے لدھیانہ کے فتوائے تکفیر کی مخالفت میں ایک مقالہ لکھ کر قادیانی صاحب کو ایک مرد صالح قرار دیا اور اس کو حضرات مکفرین کے پاس لدھیانہ روانہ کیا اور اس مضمون کی ایک نقل مولوی شاہ دین لدھیانوی اور مولوی عبدالقادر لدھیانوی کے پاس روانہ فرمائی جو مولانا ممدوح کے مرید تھے۔ مولانا شاہ دین نے یہ تحریر برسر بازار لوگوں کو سنا دی اس سے وہ افراد جو مرزا صاحب کو مجدد مان چکے تھے اور ان سے حسن اعتقاد رکھتے تھے بہت خوش ہوئے۔۳۵

اسکے بعد کیا ہوا علمائے لدھیانہ ہی کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں!

[[مولوی عبدالعزیز صاحب نے (مولانا گنگوہی کی) اس تحریر کی بروز جمعہ وعظ میں خوب دھجیاں اُڑائیں۔مولوی عبداللہ صاحب کو اس تحریر کا حال سن کر نہایت فکر ہوا کہ مولوی رشید احمد صاحب نے ایسے مرتد کو مرد صالح کیسے لکھ دیا جناب باری میں دعا کر کے سو گئے۔خواب میں معلوم ہوا کہ تیسری شب کا چاند بد شکل ہو کر لٹک پڑا۔غیب سے آواز آئی کہ رشید احمد یہی ہے اسی روز سے اکثر فتوے ان کے غلط مناقض یکے بعد دیگرے وجود میں آنے لگے۔ ۳۸

مولانا محمد رفیق احمد دلاوری صاحب لکھتے ہیں![[مولانا ممدوح (رشید احمد گنگوہی) نے لکھا کہ گو کتاب "براہین احمدیہ" کے بعض اقوال میں کچھ خلجان سا ہوتا ہے مگر تھوڑی سی تاویل سے اس کی تصحیح ممکن ہے لہذا آپ جیسے اہل علم سے بہت تعجب ہے کہ ایسے امر متبادالمعانی کو دیکھ کر تکفیر وارتداد کا حکم فرمایا۔اگر تاویل قلیل فرما کر اس کو اسلام سے خارج نہ کرتے تو کیا حرج تھا؟ تکفیر مسلم کوئی ایسا سہل امر نہیں کہ ذرا سی بات پر کسی کو جھٹ کافر کہہ دیا جائے]]۔ ۳۹

مولانا رشید احمد گنگوہی کے مقالہ سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں!

☆ اگر چہ بعض دربادی الرائے خدشہ ہوتا ہے مگر تھوڑی سی تاویل سے اس کی تصحیح ممکن ہے لہذا آپ جیسے اہل علم سے بہت تعجب ہوا کہ آپ نے ایسے امر متبادر معانی کو دیکھ کر تکفیر وارتداد کا حکم فرمایا اگر تاویل قلیل فرما کر اسکو خارج اسلام سے نہ کرتے تو کیا حرج تھا؟۔

☆ تکفیر مسلم کی ایسا امر سہل نہیں کہ اس طرح ذرا سی بات پر جھٹ پٹ کافر کہہ دیا جائے۔

☆ مولانا اس صورت میں آپ کی تکفیر سے شاید کوئی اولین آخرین لوگ نجات پاویں۔جب علماء متکلمین تکفیر معتزلہ کی نہیں کرتے اور خلق انکی معتقد ہے۔

☆ ایک عجیب بات ہے کہ خواہ مخواہ کلام کو پھول پھل لگا کر بتکلف کفریہ بنائی جائے۔

☆ مولانا کسی کی تکفیر کر کے اپنے ایمان کو داغ لگانا اور مواخذہ اخروی سر پر لینا سخت نادانی وحماقت ہے۔

☆ یہ بندہ جیسا اس بزرگ (قادیانی) کو کافر فاسق نہیں کہتا انکو مجدد ولی بھی نہیں کہہ سکتا صالح مسلمان سمجھتا ہوں۔

☆ اوران (قادیانی) کے ان کلمات کو اگر کوئی پوچھے تاویل اور خود اس سے اعراض وسکوت ہے۔فقط والسلام۔

سبحان اللہ! مرزا قادیانی کو کفر کے فتوؤں سے بچانے کیلیے کیا کیا تاویلیں کی جارہی ہیں جبکہ یہی مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتے ہیں کہ![[اگر کسی کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام خود خطاب سلام کا سنتے ہیں وہ کفر ہے خواہ السلام علیک کہے یا السلام علی النبی کہے]]۔ ۴۰ [[اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ ﷺ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے]]۔ ۴۱ [[اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ (درود شریف) دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے اور جو یہ عقیدہ نہیں تو کفر نہیں

کلمہ مشابہ بکفر ہے]]۔۴۲ [[فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے]]۔۴۳ [[تیجہ دسواں وغیرہ سب بدعت ضلالہ ہیں]]۔۴۴

کیا اس عقیدہ کے حامل لوگوں کیلیے تاویل کی گنجائش نہ تھی یا ان کی تکفیر سے ایمان کو داغ نہیں لگتا تھا یا تکفیر مسلم یہاں سہل ہوگئی تھی اور کیا یہاں خارج اسلام نہ کرنے میں کوئی حرج نہ تھا۔اے کاش کہ یہ فتوے نہ دیئے گئے ہوتے اور یہاں پر وہ جذبہ کارفرما ہوتا جو قادیانی جیسے کافر و مرتد کیلیے کام کر گیا۔

مرزا قادیانی کی کتاب ”براہین احمدیہ کے جب تین حصے شائع ہوئے تو مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو دیکھ کر اردو میں رسالہ ”تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہینیہ“ تحریر فرما کر اور اس کی نقل قادیانی کو بھیج کر توبہ کے لیے کہا جب مرزا نے اسے نظر انداز کر دیا تو انہوں نے اسکا عربی ترجمہ ”رجم الشیاطین براغلوطات البراہین“ نام سے کیا اور علمائے حرمین شریفین کی خدمت میں بھیجا جس پر انہوں نے فتوئی کفر صادر فرمایا۔

کیا ممتاز محدث اور فقیہ کا براہین احمدیہ کے اقوال کو قابل تاویل قرار دینا اور اس کی تکفیر کرنے والوں پر ملامت کرنا اسے مرد صالح قرار دینا اور بزرگ جیسا قابل احترام لفظ اس مردود کیلیے استعمال کرنا تحریک ختم نبوۃ کی خدمت تھی؟۔

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی صاحب لکھتے ہیں کہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ![[خود مرزا کے بقائے اسلام کے قائل ہونے کی تو اس کے اقوال دیکھنے کے بعد کچھ گنجائش نہیں۔چنانچہ خود مرزا کے رسائل اور اس کے رد کے رسائل میں اقوال بکثرت موجود ہیں جن میں تاویل کرنا ایسا ہی ہے جیسے بت پرستی کو اس تاویل سے کفر نہ کہا جائے کہ توحید وجودی کی بنا پر یہ شخص غیر خدا کا عابد نہیں۔۴۵

کیا مولانا اشرف علی تھانوی کے اس قول کہ جس کا ماحصل یہ ہے کہ اقوال مرزا میں تاویل جائز نہیں درست ہے یا مولانا گنگوہی کا تاویل کرنا؟ اور تاویل نہ کرنے والوں کے خلاف طومار لکھ مارنا؟۔

عاشق الہی میرٹھی جو کہ گنگوہی صاحب کے متفقہ سوانح نگار ہیں قادیانی کے متعلق ان کا ایک فتوئی ان کی سوانح میں لکھتے ہیں جبکہ موصوف کے فتاوئی رشیدیہ میں قادیانی یا اس کی جماعت کے متعلق ایک بھی فتوئی موجود نہیں۔گنگوہی صاحب کا اکلوتا فتوئی ملاحظہ فرمائیں!

سوال: مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات متعلق بہ وفات عیسیٰ علیہ السلام جو کچھ ہیں ظاہر ہے۔ہمیں اس مرزائی جماعت کا اپنی مساجد میں نہ آنے دینا اور ان کے ساتھ نماز میں شرکت ہونے سے تنفر رکھنا کیسا ہے؟۔

جواب: مرزا قادیانی گمراہ ہے اس کے مرید بھی گمراہ ہیں اگر جماعت سے الگ رہیں اچھا ہے جیسا رافضی خارجی کا جدا رہنا اچھا ہے ان کی واہیات مت سنو اگر ہو سکے اسکو جماعت سے خارج کر دو بحث کر کے ساکت کرنا اگر ہو سکے ضرور ہے ورنہ

ہاتھ سے ان کو جواب دو ہر گز فوت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا آیات سے ثابت نہیں۔ ۴۷

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی صاحب نے اس فتوے کو کھینچ تان کر بطور نمونہ پیش کیا ہے اور اسی کھینچا تانی میں سوال حذف کر گئے تاکہ کچھ بھرم رہ سکے بطور نمونہ پیش فرمانے کا طریقہ ملاحظہ فرمائیں۔

اگر (مسلمان اسکی) جماعت سے الگ رہیں تو اچھا ہے۔ جیسا کہ رافضی خارجی کا (اہل سنت و جماعت سے) جدا رہنا اچھا ہے۔

سوال ہے کہ مسجد میں نہ آنے دینا اور ان کے ساتھ نماز میں شرکت ہونے سے تنفر رکھنا پر بریکٹ لگا کر کہ مسلمان اسکی اور اہل سنت و جماعت سے کی چیز کیا فائدہ دے گی یوں تو لکھا جا سکتا ہے اور عبارت کے سیاق و سباق سے بھی واضح ہو رہا ہے کہ مسلمان اس کی جگہ "مرزائی" اور "اہل سنت و جماعت سے" کی جگہ "جماعت سے" ہو۔

فتویٰ مذکورہ میں "اگر جماعت سے الگ رہیں تو اچھا ہے" میں کب قادیانی کو کافر کہا گیا۔ البتہ جو سب سے سخت لفظ استعمال ہوا وہ "مرزا قادیانی گمراہ ہے" کیا اس سے کافر کہنا ثابت ہوتا ہے؟۔

دین کی معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ قرآن کریم کے کسی بھی حکم و آیت کا انکار کفر ہے اور سوال میں وفات عیسیٰ علیہ السلام کے منکر اور اس کی جماعت کے متعلق پوچھا گیا ہے۔ کیا آیت کریمہ **وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ** ۔ ۴۸ اور انھوں نے اسکو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا بلکہ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا کا انکار کر کے مرزا قادیانی کافر نہ ہوا۔

مسلک دیوبند میں سند اعتماد حاصل کیے ہوئے "خیر الفتاویٰ" کا ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیں! [[ڈاکٹر عثمانی گمراہ، گمراہ کنندہ اور قریب بکفر ہے۔ منکرین حدیث و ملحدین کی طرح وہ بھی کتب اسلاف کی عبارات توڑ مروڑ کر اس سے غلط نتائج اخذ کرتا ہے اور پھر ان کی کتب کا حوالہ دے کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ ایسے شخص کی محبت سم قاتل ہے اور اسکی تصنیفات اور اس کے متبعین سے دور کا رابطہ بھی نہ رکھیں۔

محمد انور عفی اللہ عنہ — الجواب الصحیح

نائب مفتی خیر المدارس — بندہ عبدالستار عفی اللہ عنہ ۴۹

اس فتوے میں اس بات کی تصدیق ہو رہی ہے کہ گمراہ اور کافر میں فرق ہے "بلکہ قریب بکفر ہے" سے واضح ہو رہا ہے کہ گمراہ ہے کافر نہیں۔ یعنی گمراہ کافر نہیں ہوتا۔ اور گنگوہی صاحب کا فتویٰ قادیانی کی گمراہی یہ ہے نہ کہ کفر پر۔ اور اگر گمراہی کفر کا ہی دوسرا نام ہے تو اس فتویٰ دینے والے مفتیان عظام پر کونسا فتویٰ لاگو ہوتا ہے۔ ڈاکٹر عثمانی اگر اسلاف کی کتب کی عبارات کو توڑ مروڑ کر غلط نتائج اخذ کرتا ہے تو مرزا قادیانی تو قرآن کریم کی آیات میں تحریف کرتا تھا۔ کیا دونوں جرم برابر

ہیں۔کاش گنگوہی صاحب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح یوں لکھتے !**من شك في كفره وعذابه فقد كفر**۔مگر ایں سعادت بزور بازو نیست۔

مولانا رشید گنگوہی کے مقالے(جوانہوں نے قادیانی کی حمایت میں لکھا تھا) کا جواب مولوی عبداللہ،مولوی محمد اور مولوی اسماعیل صاحب لکھ کر ۱۲ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو دیوبند پہنچے۔ان دنوں دارالعلوم دیوبند میں جلسہ دستار بندی ہو رہا تھا۔علماء لدھیانہ نے اپنا جواب مولانا رشید احمد گنگوہی کو پیش کرنے کے متعلق لکھتے ہیں![[ہم نے تحریر مذکورۃ الصدور کو بتاریخ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ مولوی رشید احمد کی خدمت میں برسر عام جس میں مولوی محمد مظہر صاحب مرحوم وغیرہ علماء وفضلاء نامدار موجود تھے پیش کیا۔آپ نے فرمایا کہ مجھ کو جہاں تک آتا تھا آپ کی خدمت میں لکھ کر روانہ کر دیا تھا۔میں نے عرض کیا جو کچھ آپ کی تحریر پر اعتراض وارد کیے گئے ہیں انکو ملاحظہ فرما کر جواب سے مشرف فرمادیں۔آپ نے فرمایا کہ مجھ کو جہاں تک علم تھا میں نے لکھ دیا زیادہ اس سے مجھ کو علم نہیں۔مولوی عبداللہ صاحب نے دوبارہ اس تحریر کو مولوی صاحب کے ہاتھ میں دے کر آیت **واما السائل فلا تنهر** پڑھ کر فرمایا کہ آپ اسکا جواب عنایت فرمائیں۔مولوی صاحب نے تحریر کو واپس دے کر فرمایا کہ ہمارے سب کے مولانا محمد یعقوب صاحب بڑے ہیں اس بات میں جو ارشاد کریں مجھ کو منظور ہے۔مولوی عبداللہ صاحب نے کھڑے ہو کر با آواز بلند فرمایا کہ جو لوگ اس مسئلہ خاص میں اپنا دین تباہ کر رہے ہیں اسکا وبال آپ کی گردن پر ہوگا یا ہماری گردن پر؟۔بعد ازاں ہم وہاں سے روانہ ہو کر مولانا محمد یعقوب صاحب کی خدمت میں پہنچے۔فوراً مولوی رشید احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے نے مع گروہ کثیر جس میں چند عالم مثل مولوی محمود حسن مدرس مرادآباد وغیرہ داخل تھے آکر شور وغل مچایا مولانا محمد یعقوب صاحب نے فرمایا کہ سب کے سب شور مت کرو صرف ایک شخص کلام کرے۔مولوی محمود حسن صاحب نے بیان کیا کہ یہ تینوں مولوی تین روز سے پکار رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر اور جو اس کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔میں نے کہا کہ یہ امر غلط ہے فریق ثانی نے کہا کہ اب انکار کرتے ہیں۔میں نے آگے بڑھ کر کہا کہ وہ کون شخص ہے جس سے ہم نے خوف کھا کر انکار کیا۔ہمارا اول سے یہی عقیدہ ہے کہ قادیانی کافر اور جو شخص اسکا ہم عقیدہ ہے وہ بھی کافر ہے جسکو حوصلہ گفتگو کا ہو وہ میدان گفتگو میں آکر کسی ثالث کے مکان پر بحث کرلے اس مکان پر بحث کرنے کا موقع نہیں کیونکہ یہاں پر یہ مثل مشہور صادق آرہی ہے کہ ایک ناک والا سات ناک کٹوں کے پاس جب پہنچا سب کے سب اول ہی بول اُٹھے کہ نکٹا کو آیا یہ کلام سن کر سب خاموش ہو گئے کسی نے گفتگو کرنے کا نام بھی نہ لیا]]۔۵۰

فتاویٰ قادریہ کی اشاعت جب پاکستان میں ہوئی تو اس کے حرف آغاز میں علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ![[رفیق دلاوری صاحب رئیس قادیان میں لکھتے ہیں کہ آخر گنگوہی صاحب نے بھی مرزا کی تکفیر پر اتفاق کر لیا تھا جہاں تک فتاویٰ قادریہ کا تعلق ہے اس سے اتفاق کا نشان تک نہیں ملتا۔فتاویٰ رشیدیہ میں بھی ایسا کوئی عنوان نہیں ہے اگر کوئی

صاحب اسکی نشاندہی کریں تو تاریخ کے طالب ہونے کی حیثیت سے ہمیں اسکے قبول کرنے سے کوئی باک نہ ہوگا۔۵۱

مسلک دیوبند کے ایک اور عالم (اشرف علی تھانوی) جنہیں حکیم الامت جیسے لقب سے یاد کیا جاتا ہے کا ایک فتوی ملاحظہ فرمائیں!

سوال ۳۲۸: اکثر مرزائی لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کتب دینیات میں یہ مسئلہ ہے کہ اگر کسی شخص میں ننانوے وجہ کفر کی پائی جاویں اور ایک وجہ اس میں اسلام کی ہو تو اس کو کافر نہ کہا جاوے گا اور حدیث میں ارشاد ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہیے وہ حدیث یہ ہے **عن انس انہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی صلوتنا واستقبل قبلنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ ولا تخفروا اللہ فی ذمتہ** دوسری حدیث یہ ہے **من قال لاالہ الا اللہ فدخل الجنۃ** اب علمائے کرام سے یہ عرض ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی بھی اہل قبلہ اور کلمہ گو ہے تو علمائے دین اس پر کفر کا فتویٰ کیوں لگاتے ہیں اسکا شافی طور پر جواب ارقام فرمائیں؟۔

الجواب: جس شخص میں کفر کی کوئی وجہ قطعی ہوگی کافر کہا جاوے گا اور حدیثیں اس شخص کے بارے میں ہیں جن میں کوئی وجہ قطعی نہ ہو اور اس مسئلہ کے یہ معنی ہیں کہ اگر کوئی امر قولی یا فعلی ایسا ہو کہ محتمل کفر وعدم کفر دونوں کو ہو گو احتمال کفر غالب اور اکثر ہو تب بھی تکفیر نہ کریں گے۔نہ یہ کہ تکفیر قطعی پر بھی تکفیر نہ کریں گے کیونکہ کافر کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس میں تمام وجوہ کفر کی جمع ہوں ورنہ جن کا کفر منصوص ہے وہ بھی کافر نہ ہوں گے باقی خاص مرزا کی نسبت مجھ کو پوری تحقیق نہیں کہ کوئی وجہ قطعی کفر کی ہے یا نہیں۔(۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۵ ہجری بمطابق ۱۹۰۷۔۱۲۔۱۹)۵۱

مولانا رفیق احمد دلاوری علمائے لدھیانہ کا مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہونا یوں بیان فرماتے ہیں کہ! [[قادیانی صاحب ۱۳۰۱ ہجری میں اپنے دہلوی خسر کے پاس لدھیانہ گئے اور پہنچتے ہی اپنی مجددیت کا نغمہ چھیڑ دیا۔۔۔۔یہ سن کر ایک عالم دین مولوی عبداللہ کھڑے ہوگئے اور کہا کہ گو اہل مجلس پر میرا بیان شاق گذرے گا لیکن اس وقت جو بات حق تعالیٰ نے میرے دل میں القا فرمائی ہے اسکے ظاہر کیے بغیر میری طبیعت کا اضطراب دور نہیں ہوسکتا۔بات یہ ہے کہ مرزائے قادیاں جس کو تم اس درجہ بڑھا چڑھا رہے ہو وہ انتہا درجے کا ملحد اور زندیق شخص ہے]]۔۵۲

۱۳۰۱ ہجری میں فتویٰ شائع ہوتے ہی ملک میں کہرام مچ گیا اور ۱۳۰۱ ہجری میں ہی دار العلوم دیوبند میں مقالہ کے جواب میں شور و غوغا بھی ہوا مگر حکیم الامت صاحب ۲۴ سال بعد بھی قادیانی کی تحقیق نہ کرسکے اور اس کے کفر پر مطلع نہ ہوسکے اور یہ نہ جان سکے کہ اس میں کوئی وجہ قطعی کفر کی ہے بھی یا نہیں۔

جناب افضل شاہد صاحب نے ایک مضمون ”تھانوی قادیانی کی دہلیز“ پر لکھا جسے ماہنامہ القول السدید لاہور نے قسط وار شائع

کیا اس میں آپ لکھتے ہیں کہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے قادیانی کی کتب سے عبارتیں نقل کی ہیں اور حوالہ درج نہیں کیا۔ تھانوی صاحب کا رسالہ ''احکام اسلام عقل کی نظر میں'' کے صفحہ نمبر ۱۴۴ تا ۱۶۸ کی عبارت قادیانی کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے صفحہ ۴۵ تا ۴۷ سے چوری کردہ ہے۔

صفحہ ۱۶۸تا۱۶۹ پر قادیانی کی کتاب کے صفحہ ۴۷تا۴۹

صفحہ ۲۷۷تا۲۷۸ پر قادیانی کی کتاب کے صفحہ ۱۲۴تا۱۲۵

صفحہ ۲۰۴ پر قادیانی کی کتاب کے صفحہ ۴۰

صفحہ ۲۰۶ پر قادیانی کی کتاب کے صفحہ ۴۱،۴۲

سے چوری کردہ ہیں۔

اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۴ پر قادیانی کی کتاب ''نسیم دعوت'' کے صفحہ ۷۶ تا ۷۸ سے نقل کردہ ہے جبکہ ۱۵۷ تا ۱۵۸ کی عبارت قادیانی کی کتاب ''آریہ دھرم'' صفحہ ۳۷ تا ۳۹ صفحہ ۸۴ کی عبارت قادیانی کی کتاب ''البرکات الدعا'' صفحہ ۶ تا ۷ صفحہ ۸۴،۸۵ کی عبارت قادیانی کتاب ''البرکات الدعا'' صفحہ ۱۰ تا ۱۱ صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۵ کی عبارت قادیانی کی کتاب ''الحکم'' ج ۳ نمبر ۳ صفحہ ۲،۳ صفحہ ۴۷ تا ۵۱ کی عبارت قادیانی کی کتاب ''کشتی نوح'' کے صفحہ ۹۲ تا ۹۵ سے نقل کردہ ہیں اور بغیر حوالہ درج کیے لکھی گئی ہیں۔

مسلک دیوبند میں مفتی اعظم مانے جانے والے والی شخصیت مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحب کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرماتے جائیں۔

استفتاء: [[جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اسکے ہاتھ کا ذبح حلال ہے یا حرام۔ (المستفتی نمبر ۴۶۹ عبداللہ بہاولپور۔

جواب ۴۴۹: اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اسکے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی ۵۴ھ

مولانا مودودی صاحب کا مصدقہ فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں!

محترمی و مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا مرزائیوں کی لاہوری جماعت کفر و اسلام کے درمیان معلق یہ نہ مدعی نبوت سے بالکل برأت ہی ظاہر کرتی ہے کہ اس کے افراد کو مسلمان قرار دیا جا سکے نہ اس کی نبوت کا صاف اقرار کرتی ہے کہ اس کی تکفیر کی جا سکے۔

خاکسار غلام علی

معاون خصوصی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

یہ جواب میری ہدایات کے مطابق ہے

ابوالاعلیٰ ۵۵

رائے محمد کمال صاحب لکھتے ہیں کہ بریلوی عوام کا مزاج بھی عجیب واقع ہوا ہے شاید احمد رضا خان کے فکر و شخصیت کا اثر ہے کہ یہ کسی آدمی کو پیر فقیر تو مان سکتے ہیں اور وہ بھی اس صورت میں کہ وہ حقیقتاً یا ضرور تاً رسول پاک ﷺ سے وفاداری کا دم بھرتا ہوا ایک ظاہر باز یا خدا مست درویش کو آنکھوں پر اُٹھا اور دل میں بٹھا لیں گے مگر صرف اس وقت تک جب تک وہ سرکار مدینہ ﷺ سے نسبت غلامی کا اقرار کرتا ہے نہیں تو امام کعبہ کو بھی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے ان میں بھی حد درجہ عصبیت دکھائی دیتی ہے اور یوں قادیانی کذاب کی ابلہ فریبیوں سے یہ طبقہ بھی بچ نکلا۔ ۵٦

دوسری طرف امام احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان آپ کی کتاب جزاللہ عدوہ ۱۸۹۹ء میں لکھی ہوئی سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں!

[[ولکن رسول الله و خاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے اسکا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیر ان ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر]]۔ ۵۷

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ اور شخصیت کا علمائے اہلسنت پر اس قدر گہرا اثر ہے کہ انکے فتاویٰ جات میں بھی آپ کی طرح اگر مگر چونکہ چنانچہ کے الفاظ نہیں ملتے اور ایک بھی سنی عالم دین ایسا نہ ملے گا جس نے کبھی مرزا قادیانی کے کفر میں شک کو راہ دی ہو۔ علمائے اہلسنت کی یہی حق گوئی و بے باقی تھی کہ اکابرین دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے بھی حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب پر بھروسہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ پنجاب میں عنقریب ایک فتنہ نمودار ہو گا جس کا سدباب صرف آپ کی ذات سے متعلق ہے جبکہ اس وقت علمائے دیوبند کی کثیر تعداد موجود تھی جو کہ اپنے علم پر نازاں تھے۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جرأت و بے باکی کا یہی اثر تھا کہ جب ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قائد ملت اسلامیہ اور قائد حزب اختلاف علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کی کہ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے تو قادیانی ذریت سے مرزا ناصر نے قومی اسمبلی میں پیش ہو کر اپنے مؤقف میں دارالعلوم دیوبند کے سرپرست قاسم نانوتوی کی کتاب ''تحذیر الناس'' پیش کی جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ! [[اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی

خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا]]۔اس پر بہت سے افراد کے سر جھک گئے البتہ قافلہ سالار تحریک ختم نبوت قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے گرج کر کہا![[ہم ایسی عبارت کو نہیں مانتے اور اس کے قائلین کو مسلمان نہیں جانتے۔ناموس رسالت ﷺ کے کسی غدار سے ہماری مصالحت نہیں ہوسکتی]]۔۵۸

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

ماخذ و مراجع

۱۔احزاب ۴۰

۲۔ترمذی ج۲ص ۴۵

۳۔عالمگیری ج۲ص ۲۶۳

۴۔الصارم الربانی علی اسراف القادیانی ص ۹

۵۔المبین بر ختم النبیین ص ۹

۶۔افادۃ الافہام ح دوم ص ۳۲۴

۷۔ترمذی ج۲ص ۴۵

۸۔مہر منیر ص ۱۲۹

۹۔ماہنامہ لانبی بعدی لاہور کا مجاہدین ختم نمبر ۲۰۰۳ء ص ۲۰۸

۱۰۔خزائن معارف اسلامیہ ج ا ص ۴

۱۱۔اشاعۃ السنہ ج ۷ نمبر ۶ بحوالہ نجد سے قادیاں ص ۱۶۷

۱۲۔احتفال الجمہور ص ۲۳ بحوالہ سازشوں کا دیباچہ ص ۶۲

۱۳۔براہین احمدیہ ص ۷ بحوالہ اشاعت السنہ

۱۴۔فتاویٰ قادریہ ص ۳

۱۵۔براہین احمدیہ ص ۷ بحوالہ اشاعت السنہ

۱۶۔ایضاً

۱۷۔رئیس قادیان ج ا ص ۱۲۷

۱۸۔ایضاً ص ۳۰۵

۱۹۔تحفظ ختم نبوۃ کی سوسالہ تاریخ ص ۵۶

۲۰۔فتاویٰ ثنائیہ ج۱ص ۳۹۵
۲۱۔فیصلہ مکہ ص ۱
۲۲۔ایضاً ص ۵
۲۳۔ایضاً ص ۱۷
۲۴۔ایضاً ص ۱۷
۲۵۔===
۲۶۔===
۲۷۔فیصلہ مکہ ص ۳۶
۲۸۔ایضاً ص ۳۴
۲۹۔نجد سے قادیاں ص ۱۴۹ بحوالہ اخبار اہل حدیث ص ۱۲ یکم جنوری ۱۹۱۵ء
۳۰۔نجد سے قادیاں ص ۱۴۹ بحوالہ اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۶۔۱۱۲ پریل ۱۹۱۵ء
۳۱۔ایضاً ص ۸۔۲۸ جون ۱۹۱۲ء
۳۲۔اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۳۔۱۱۶پریل ۱۹۱۵ء
۳۳۔نجد سے قادیاں ص ۱۸۷ بحوالہ اخبار اہلحدیث امرتسر نومبر ۱۹۳۴ء
۳۴۔تحفظ ختم نبوۃ کی صد سالہ تاریخ ص ۸۹
۳۵۔فتاویٰ قادریہ ص ۳
۳۶۔ایضاً ص ۳۔۴
۳۷۔رئیس قادیاں ص ۳۷۲
۳۸۔فتاویٰ قادریہ ص ۴
۳۹۔رئیس قادیاں ص ۳۷۳،۳۷۲
۴۰۔فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۶
۴۱۔ایضاً ص ۲۱۷
۴۲۔فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷۶
۴۳۔ایضاً ص ۱۳۵